جوابات سوالنامہ

جاری کردہ ''ادارہ المباحث الفقھیہ'' جمعیت علماء ہند

بابت ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کا دینی مقاصد کیلئے استعمال

مولانا محمد برہان الدین سنبھلی
شیخ التفسیر و استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ (انڈیا)

آٹھواں فقہی اجتماع ہند کے سوالنامہ کی عبارت رئیس التحریر کے اداریہ میں موجود ہے۔قارئین کرام اپنے مطالعہ میں تسلسل قائم رکھنے کیلئے پہلے اداریہ ضرور پڑھ لیں۔
حضرت مولانا برہان الدین سنبھلی دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مشہور مشائخ اہل العلم میں سے ہیں، اور کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔رئیس التحریر اس اجتماع میں خود موجود تھے اور انہی کے انتخاب پر قارئین کے استفادہ کیلئے یہ مقالہ پیش خدمت ہے۔(ادار یہ)

سوالنامہ کی ترتیب کے مطابق (تمہید سے صرف نظر کرتے ہوئے) جوابات حسب ذیل ہیں

1 ...... تصویر کے معنی اردو زبان کی لغت میں ''صورت بنانا، مورت، شبیہ، فوٹو، بتائے گئے ہیں۔(فیروز اللغات) ویسے عموماً اس لفظ (تصویر) کا اطلاق ہر اس عمل پر ہوتا ہے جس کے ذریعہ کسی بھی چیز (خواہ جاندار ہو یا بے جان) کی شبیہ مصنوعی طریقے سے اتاری گئی ہو۔شرعاً بھی قریب قریب اس لفظ کے یہی معنی ہیں، جس کے مختلف قرائن وشواہد مباحث کے دوران سامنے آئے ہیں۔

2 ...... ٹیلی ویژن پر پیش کئے جانے والے پروگراموں کی عموماً دو شکلیں ہوتی ہیں:
(۱) براہ راست نشر کئے جائیں (۲) نشر کرنے سے پہلے (پروگرام کو) کیمرہ کے ذریعہ محفوظ کرلیا جائے، اس کے بعد حسب موقع نشر کیا جائے۔کیمرہ کے ذریعہ محفوظ کرنا، محقق ومحتاط علماء کے نزدیک تصویر (فوٹو) ہی ہے۔اگر وہ جاندار کی مع چہرہ ہے تو اس کا کھینچنا، رکھنا، دیکھنا (بلاضرورت شرعی) ممنوع ہے۔کیمرہ کے ذریعہ تصویر اتارنے کو ہاتھ سے یا کسی اور ذریعہ سے بنائی گئی تصویر کے حکم میں ہونے پر بکثرت علماء راسخین نے تفصیلی دلائل دیئے ہیں، جن کا ذکر موجب تطویل ہوگا۔(عصر حاضر کے ممتاز ترین فقیہ مولانا مفتی محمد شفیع

نے تصویر کے موضوع پر بڑا تفصیلی،مقنع بلکہ مشبع کلام کیا ہے،جس میں دوسرے اکابر کے افادات بھی شامل ہیں (مثلاً حکیم الامتؒ کے) جو جواھر الفقہ مطبوعہ دیوبند کی جلد سوم وچہارم میں شامل ہے (تفصیل کے طالب اسے دیکھیں)۔ اسکرین یا ٹیلی ویژن کی ریل میں تصویروں کا بہت خفی (نا قابل رؤیت) ہونا اس کی اباحت کا سبب نہیں بن سکتا، بالخصوص تصویر اتارنے اور کھینچنے کا جواز ہی پیدا نہیں ہوتا (خواہ خفی تصویر کو دیکھنے اور رکھنے کی فی الجملہ گنجائش فقہاء کے یہاں ملتی ہے) جیسا کہ فقہ حنفی کی مشہور ومستند کتاب رد المحتار 434 جلد 1 (طبع مکتبہ نعمانیہ دیوبند) میں ہے ظاهر كلام النووی فی شرح مسلم الإجماع على تحريم تصوير الحيوان وقال: سواء صنعه لما يمتهن أو لغيره فصنعته حرام بكل حال لأن فيه مضاهاة لخلق الله تعالى لیکن چونکہ ٹیلی ویژن کے نشریہ میں وہ تصاویر بہت واضح نظر آتی ہیں اس لئے ٹیلی ویژن کے پردہ پر ایسی تصویروں کا دیکھنا شرعاً ممنوع ہوگا، جن کا سادہ طریقے سے دیکھنا ممنوع ہے (مگر اس کی ممانعت حرمتِ قطعی کے درجہ کی نہیں، بلکہ ظنی ہونی چاہئے)۔ٹیلی ویژن کے دیکھنے وغیرہ کی بابت راقم الحروف کوئی دس بارہ سال قبل اپنی کتاب "موجودہ زمانہ کے مسائل کا شرعی حل 203,202 دوسرا ایڈیشن طبع جے پور، (اس حصہ فوٹو کاپی منسلک ہے)" میں حکم شرعی یہ بیان کر چکا ہے کہ .راہ راست ٹیلی ویژن کے پروگرام نشر کرنے اور کیمرہ کے ذریعہ پہلے بند کر لینے کے بعد پھر نشر کرنے کے حکم شرعی میں یہ فرق ہے کہ اول الذکر شکل میں پروگرام دیکھنے اور دکھانے کا وہی حکم ہوگا جو اصل پروگرام کو ٹیلی ویژن کے واسطہ کے بغیر براہ راست دیکھنے یا آئینہ میں عکس دیکھنے کا ہے۔یعنی اس طرح جس کا دیکھنا، سننا حلال ہے اس کا ٹیلی ویژن کے پردہ پر بھی دیکھنا، سننا حلال ہے۔اور جس کا سننا، دیکھنا حرام ہے (مثلاً نامحرم عورتوں کا دیکھنا، یا گانا سننا) وہ ٹیلی ویژن پر بھی حرام ہوگا۔ یہی حکم پروگرام کو ٹیلی ویژن پر پیش کرنے کا بھی ہوگا اور اگر پروگرام کیمرہ کے اندر پہلے بند کر لینے کے بعد ٹیلی ویژن پر نشر کیا جائے تو اگر جاندار کی تصویروں پر مشتمل ہے اور گانوں یا کسی اور حرام امر پر، تو وہ بہر صورت حرام ہوگا۔ دیکھنا، سننا اور اس کا پیش کرنا سب ممنوع ہوگا) اوپر گزر ہی چکا ہے کہ کیمرہ کے ذریعہ خواہ وہ ٹیلی ویژن کا کیمرہ ہی ہو، تصویر لینا ہاتھ سے یا کسی اور مصنوعی طریقہ سے، تصویر بنانے کے ہی حکم میں ہے۔اس تصویر کا حکم بھی عام تصویروں جیسا ہی ہے۔

3 ...... اس سوال کا جواب گزشتہ سوال کے جواب کی روشنی میں تلاش کیا جا سکتا ہے وہ یہ کہ راقم کے نزدیک چونکہ براہ راست ٹیلی ویژن پر نشر کئے جانے والے مذکورہ بالا صورتوں میں پروگراموں کا دیکھنا، سننا پیش کرنا جائز ہے، اسلئے ان کی حرمت کا سوال ہی نہیں، تو پھر اس کے قطعی اور غیر قطعی ہونے کا تذکرہ بھی بے محل ہوگا۔

البتہ جن پروگراموں کو براہ راست نشر نہیں کیا جاتا ہے بلکہ پہلے کیمرہ کے اندر محفوظ کئے جاتے ہیں، پھر انہیں نشر کیا جاتا ہے تو وہ (راقم کے نزدیک) تصویر کے حکم میں ہونے کے باعث ممنوع ہوں گے (اگر وہ جاندار کے چہرہ کی تصویروں، یا گانے بجانے اور ان جیسے ممنوع کاموں پر مشتمل ہوں)۔

بس ایسے ممنوع پروگراموں کی حرمت کے بارے میں یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ ان کی حرمت قطعی ہوگی یا غیر قطعی (ظنی)؟ راقم اپنی ناقص فہم کی بنیاد پر یہ سمجھتا ہے کہ ان کی حرمت قطعی نہیں ہے بلکہ ظنی ہے، کیونکہ حرمت قطعی کیلئے دلیل قطعی (غیر متنازع فیہ) کی ضرورت ہوتی ہے جو بظاہر زیر بحث مسئلہ میں موجود نہیں۔اس بارے میں امام محمدؒ کا وہ طرز عمل ہمارے لئے رہنما بن سکتا ہے کہ آں محترمؒ نے خنزیر کے علاوہ دیگر ممنوع (غیر مأکول اللحم) جانوروں کی ممانعت کیلئے کُرِہ کی تعبیر اختیار کی ہے حُرِمَ کی نہیں۔اس کی توجیہ فقہاء احنافؒ نے یہ کی ہے **والمروی عن محمد نصًا أن کل مکروہ حرام إلا أنه لم یجد فیه نصًا قاطعًا لم یطلق علیه لفظ الحرام** (ہدایہ اخیرین کتاب الکراھیة) بنابریں جن پروگراموں کو ممنوع کہا یا سمجھا جارہا ہے، چونکہ ان کی ممانعت دلیل قطعی (غیر متنازع فیہ) سے ثابت نہیں اسی لئے انہیں مکروہ کہنا (ان کی حرمت کو ظنی سمجھنا) ہی احتیاط کی بات معلوم ہوتی ہے، مزید برآں یہ کہ غیر ذی ظل (غیر مجسّد) تصویر کے بارے میں فقہاء کے درمیان کچھ اختلاف ہے، اگرچہ جمہور تو عدم جواز کے ہی قائل ہیں، مگر بعض معتبر کتابوں میں مالکیہ کی طرف ایسی تصویروں (غیر مجسّد ذی روح) کی تصویر کے جواز کا قول منسوب کیا گیا ہے۔(دیکھئے موسوعة الفقهیة طبع الکویت ج12 صـ101 کالم22) اور اختلاف کا موجبِ تخفیف فی الحکم ہونا مسلّم بات ہے۔اگرچہ علامہ عینیؒ نے امام مالک کا مسلک عدم جواز ہی نقل کیا ہے (کمافی عمدة القاری ج22 صـ70 مکتبۃ الرشید کوئٹہ)

4 ...... ٹیلی ویژن کی جن شکلوں کو راقم کے نزدیک جائز قرار دیا گیا ہے۔ان کے ذریعہ دینی تقاضوں اور ضرورتوں کو (مثلاً باطل عقائد کی تردید وغیرہ امور جو سوالنامہ میں مذکور ہیں) پورا کیا جاسکتا ہے۔اور ان میں اس طرح ٹیلی ویژن استعمال کیا جاسکتا ہے کہ جواز کی شکل سے باہر نہ ہوا جائے۔اسی سے سوال ھذا کی شق الف کا جواب نکل آتا ہے لیکن یہ ضرورت غیر مشروع طریقہ کار کی اباحت کیلئے کافی نہیں۔یعنی سوال میں ذکر کردہ ایسی دینی ضروریات پورا کرنے کیلئے ٹیلی ویژن کی کسی ممنوع شکل کا استعمال جائز نہ ہوگا۔اور نہ کسی دوسرے ناجائز ذریعہ کا استعمال درست ہوگا کیونکہ اولاً یہ ضرورت اس درجہ کی نہیں ہے کہ جسے شرعًا (فقہی طور پر) ضرورت کہا جاسکے۔کیونکہ (ضرورت) کی تعریف علامہ ابوبکر جصاص رازیؒ جیسے عظیم فقیہ نے یہ کی ہے **الضرورة ھی خوف الضرر بترک الأکل إما علی نفسه أو علی عضو من أعضائه** (صـ130 ج1) (ضرورت کے بارے میں امام جصاص رازیؒ کی بیان کردہ مذکورہ تعریف پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ صرف ''نفس کی حفاظت والی ضرورت'' کا اس میں لحاظ کیا گیا ہے حالانکہ امام شاطبیؒ کی الموافقات میں پانچ چیزوں کی حفاظت شریعت کا تقاضہ قرار دی گئی ہے (الموافقات صـ38 ج1 طبع دار المعرفة) جن میں ''دین'' بھی ہے تو اس پر ضرورت کی یہ تعریف کیونکر منطبق ہوگی؟ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ ضرورت کے اصل معنی میں یہ معلوم ہوئے کہ جس امر کے بغیر وہ ''ضروری چیز'' باقی نہ رہ سکے تو جس امر کے بغیر دین کی حفاظت ممکن نہ ہو وہ ''دینی ضرورت'' ٹھہرے گی۔ ظاہر ہے کہ ٹیلی ویژن ایسی چیز نہیں کہ جس کے بغیر ''دین'' باقی نہ رہ سکے)۔

پھر یہ بھی قابل غور ہے کہ ان دینی ضرورتوں کے ردّ و ابطال کیلئے کیا صرف یہی طریقہ (ٹیلی ویژن) واحد رہ گیا ہے اور کوئی نہیں ہے؟ یقیناً اس میں حصر نہیں ہے (اس بارے میں کچھ آگے بھی گفتگو آرہی ہے)۔ دریں صورت اسے ایک درجہ میں ضرورت مان لینے کے بعد بھی ممنوع ذریعہ کا استعمال درست نہ ہوگا (کما ہو الظاہر)

اس بحث سے سوال کی شق (ب) کا جواب بھی نکل آتا ہے۔ علاوہ ازیں عقل عام کے تقاضہ ''گندگی کو گندگی سے نہیں دھویا جاسکتا'' ولا یمحی السیء بالسیء سے بھی روشنی حاصل کی جاسکتی ہے۔ پھر جب ٹیلی ویژن پر براہ راست نشر کرنے کی فی الجملہ گنجائش معلوم ہوتی ہے تو کیوں نہ اس جائز طریقے سے ردّ باطل کیا جائے؟ علاوہ ازیں کم از کم مسلمان ملکوں میں تو حکومتوں کو اس بات پر آمادہ کیا جاسکتا ہے یا کم از کم اس کی کوشش کی جاسکتی ہے کہ وہ باطل کو فروغ دینے والے پروگرام نشر نہ کریں اور اگر کوئی پروگرام بے خیالی یا سہل نگاری یا ایسی ہی کسی وجہ سے ایسا نشر ہو جائے تو فوراً اس کی تلافی کی بھی کوشش کرے۔ نیز یہ کہ پرائیویٹ چینل قائم کر کے جائز شکلوں کے ذریعہ تردیدِ باطل کی جائے۔

5 ...... ٹیلی ویژن یا کسی بھی ایسے ذریعہ کے اکثر استعمال سے اس پر کُل کا حکم لگانا صحیح نہیں جس طرح شعر کا اکثر استعمال مذموم و محال مقاصد میں ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود زبان رسالت ﷺ سے اس کے بارے میں فرمایا گیا ہے هو كلام حسن حسن وقبيحه قبيح (ردالمحتار ص443 ج1 مکتبہ نعمانیہ دیوبند) علامہ سیوطیؒ و شیخ عجلونیؒ نے بخاری کی الادب المفرد طبرانی وغیرہ کے حوالہ سے حسب ذیل الفاظ نقل کئے ہیں الشعر بمنزلة الكلام فحسنه حسن الكلام وقبيحه كقبيح الكلام (كشف الخفاء و جامع الصغير رديف ش) اس کی روشنی میں ٹیلی ویژن، ریڈیو کے بارے میں بھی حکم شرعی دریافت کیا جانا چاہئے۔ ریڈیو کا تو عرصہ دراز سے قرآن مجید کی قراءت و تفسیر کی اشاعت نیز مواعظ حسنہ وغیرہ جیسے مقاصد میں استعمال بلانکیر رائج ہے۔ بعض کبار علماء بھی اس میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ یہ بات ظاہر ہے کہ ان اشیاء کی اصل وضع شر کیلئے نہیں ہوئی ہے، البتہ شر کیلئے استعمال ہو سکتی ہیں بلکہ اکثر کی جاتی ہیں (جیسے زبان) تو پھر ٹیلی ویژن سے کلیۃ احتراز ضروری نہیں رہ جاتا، اسلئے مقاصد خیر میں اس کی استعمال کی مشروط اباحت واضح لگتی ہے (بلکہ کلیۃً ممانعت فہم سے بالاتر)

6 ...... کرسکتے ہیں، ان کے حدود کا تعین مذکورہ تفصیلات کی روشنی میں کیا جاسکتا ہے۔

7 ...... کا بھی جواب اسی سے دریافت ہوسکتا ہے۔

8 ...... انٹرنیٹ کا تعارف:- اسی سے متعلق ایک مقالہ میں۔ یہ کرایا گیا ہے، افراد و اداروں کے درمیان رابطہ کا ایک عالمی جال ہے جو پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ یا بالفاظ دیگر یہ ٹیلی فون لائن کے ذریعہ آپس میں مربوط کمپیوٹر کا ایک بین الاقوامی نظام ہے جو ایک جال کی مانند پورے کرہ ارض پر پھیلا ہوا ہے (کتاب انٹرنیٹ 117)۔ انٹرنیٹ کی اگر یہی حقیقت ہے جو سطور بالا میں پیش کی گئی تو کچھ

لازمی جس سے کسی ممنوع شرعی کا ارتکاب ناگزیر ہوتو پھر استعمال کے جواز میں کیوں کلام ہوا،

9 ...... شرعاً درست معلوم ہوتا ہے (مذکورہ بالا تفصیلات کی رو سے)

10 ...... باتصویر درست نہیں، بلاتصویر درست ہے (تصویر سے مراد کسی جاندار کے چہرہ کی تصویر ہے، وہی ممنوع ہے بقیہ اصلاً جائز ہے) واللہ تعالیٰ اعلم

ٹیلی ویژن کا حکم (موجودہ زمانہ کے مسائل کا شرعی حل ص 203,202 کے فوٹو کاپی)

ٹیلی ویژن پر جو کچھ نظر آتا ہے وہ دراصل بجلی اور مشین کے ذریعہ لیکر دکھایا جانے والا عکس یا ظل (سایہ) ہے۔لھذا اس کا حکم بھی وہی ہوگا جو ان اصل مناظر کا ہے کہ جو ٹیلی ویژن پر پیش کئے گئے ہیں یعنی گانا، بجانا اور رقص وسرود (ناچ رنگ) کا مرد وعورت سب کیلئے سننا اور دیکھنا ٹیلی ویژن پر بھی حرام اور بے پردہ غیر محرم عورتوں کے پیش کئے گئے ہر پروگرام کا دیکھنا، سننا حتی کہ ایسی عورتوں سے خبریں سننا بھی ٹیلی ویژن پر نظر ڈال کر مردوں کیلئے ناجائز ہوگا۔اور کیمرہ کے ذریعہ یا کسی بھی ذریعہ سے لئے گئے فوٹو کا یعنی جانداروں کی تصویریں لیکر انہیں ٹی وی پر اگر دکھایا جائے تو ان کا دیکھنا بھی درست نہ ہوگا۔البتہ اگر ٹیلی ویژن پر براہ راست ایسے مناظر اور پروگرام پیش کئے جائیں جن کا بغیر ٹیلی ویژن کے بھی دیکھنا وسننا جائز ہے تو ایسے پروگراموں اور مناظر کا ٹیلی ویژن پر دیکھنا سننا بھی جائز ہوگا۔

شریعت کا یہ حکم اس کی اصل حیثیت کو سامنے رکھ کر ہے لیکن چونکہ آجکل ٹیلی ویژن کا غالب استعمال لہو ولعب بلکہ رقص وسرود (ناچ رنگ) فلم اور فواحش ومنکرات کی اشاعت اور بسا اوقات دین کے خلاف ذہن بنانے کیلئے ہوتا ہے اسلئے غالب پر نظر رکھتے ہوئے فتنہ کے سدّ باب کیلئے اس کے عدم جواز ہی کا شرعی حکم ہوگا۔اور اب تو اس کی مضرتوں بلکہ فتنہ سامانیوں سے وہ ملک بھی پناہ مانگتے نظر آتے ہیں جنہوں نے اس فتنہ کو وجود ورواج بخشا ہے۔اسلئے اب تو اس کے عدم جواز میں کسی شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں رہ گئی۔

(واللہ اعلم) وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

مجلہ "البحوث الإسلامية" عربی

منظر عام پر

تشنگانِ علم وتحقیق اور عربی زبان کے ذوق رکھنے والوں کے لئے عظیم خوشخبری

المباحث کے قارئین کیلئے ایک اور گراں قدر علمی تحفہ عربی مجلہ "البحوث الاسلامیہ" پیش خدمت ہے، جو یقیناً علمی ذوق رکھنے والوں کو اچھا خاصا مواد فراہم کرے گا۔ قارئین سے عمدہ مضامین کی فراہمی اور تعاون کی درخواست ہے۔

برائے رابطہ: دفتر جامعۃ المرکز الاسلامی پاکستان پوسٹ بکس نمبر 33 بنوں سرحد فون نمبر: 331353(0928) ، فیکس: 331355

ای میل: almarkazulislami@maktoob.com